جلد ۵۰/۱۵ | ۲۱ نبوت ۱۳۴۰ ہش | ۲۱ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۰ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے حسب معمول حضور کل بھی اور پرسوں بھی بعد نماز عصر سیر کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں کچھ وقت کرسی پر رونق افروز

رہے ـــ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

ناروے اور ڈنمارک میں نو مسلم احمدیوں کی نہایت مخلص جماعتیں قائم ہیں

حالات اشارہ کر رہے ہیں کہ وہاں کی سرزمین اسلام کیلئے بہت زرخیز ثابت ہوگی

ڈینش ترجمہ قرآن مجید کے آٹھ پاروں کی طباعت ۔ کوپن ہیگن میں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ

یورپ اور امریکہ کے کامیاب دورہ سے واپسی کے بعد استقبالیہ تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۲۰ نومبر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے یورپ اور امریکہ کے کامیاب تبلیغی دورہ سے واپسی کے بعد کل شام ایک استقبالیہ تقریب میں ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے سکنڈے نیوین ممالک میں اسلام کی روز افزوں ترقی کی بعض نہایت خوشکن اور ایمان افروز تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا بالخصوص ناروے اور ڈنمارک میں نو مسلم احمدیوں کی نہایت مخلص جماعتیں قائم ہیں جن کی یک جہتی ا(ور) نظام کی مضبوطی، اسلامی احکام پر عمل پیرا ہونے کی کوشش اور دین کی خاطر قربانی نئی قائم ہونے والی جماعتوں کے لئے ایک قابل رشک ہونے کی حیثیت رکھتی ہے آپ نے مزید بتایا کہ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اشاعت اسلام کی راہ روز بروز ہموار ہو رہی ہے اور حالات اشارہ کر رہے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں کی سرزمین اشاعت اسلام کے نقطۂ نگاہ سے بہت زرخیز ثابت ہوگی ۔

یہ استقبالیہ تقریب کل مورخہ ۱۹ نومبر کو چار بجے سہ پہر یورپ اور امریکہ کے تبلیغی دورہ سے آپ کی کامیاب مراجعت پر آپ کو خوش آمدید کہنے اور وہاں آپ نے تبلیغ اسلام کی مساعی کو زیادہ منظم اور نتیجہ خیز بنانے کے سلسلہ میں جو شاندار خدمات سرانجام دیں ان پر مبارکباد عرض کرنے کی غرض سے کارکنان تحریک جدید کی طرف سے وسیع پیمانے پر منعقد کی گئی تھی۔ اس استقبالیہ تقریب میں صدارت کے فرائض حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ادا فرمائے اور اپنے صدارتی ارشادات میں یورپ کے متعدد ممالک پر مخلص اور فدائی جماعتوں کے قیام پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے مشرق بعید اور افریقہ کے دوروں کی اہمیت پر بھی زور دیا تاکہ وہاں کے حالات کا بھی جائزہ لے کر وہاں بھی تبلیغی مساعی کو زیادہ وسیع اور مؤثر اور نتیجہ خیز بنایا جاسکے۔ اس تقریب میں کل صاحبان اور کارکنان تحریک جدید کے علاوہ بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے سابق مبلغین اسلام، ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء اور بعض دیگر احباب نے شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے کی۔ بعد ازاں چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں کارکنان تحریک جدید کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں بفضلہ تعالیٰ آپ کی صحت کی بحالی اور یورپ و امریکہ میں تبلیغی مساعی کو زیادہ مؤثر بنانے کے سلسلہ میں آپ کی شاندار خدمات پر آپ کو مبارکباد دی۔ اس ضمن میں انہوں نے آپ کی ان خدمات کا خاص طور پر ذکر کیا جو آپ نے کوپن ہیگن میں مسجد کی تعمیر سے متعلق جملہ امور کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں سرانجام دیں ۔

بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے پہلے کارکنان تحریک جدید کا اس تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں انگلستان، امریکہ، سپین، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سویڈن اور ڈنمارک کے تبلیغی دورے کے حالات اور ان میں سے بھی علی الخصوص سکنڈے نیوین ممالک میں اسلام کی روز افزوں ترقی کی بعض نہایت ایمان افروز تفصیلات بیان کیں۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے آپ نے اس موقعہ پر سکنڈے نیویا ممالک کے تبلیغی حالات بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا ۔

آپ نے ابتداً مئی ۱۹۵۶ء میں سویڈن میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کے قیام اور پھر وہاں سے علی الترتیب ناروے اور ڈنمارک میں مشن کی منتقلی کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ ناروے اور ڈنمارک میں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری یاد دہانی

ـــ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ـــ

دوستوں کو پھر ایک دفعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ بشرط منظوری قادیان جلسے کا قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۱ء کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اس لئے جو دوست (بھائی یا بہنیں) قافلہ میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں اور ان کے پاس **پاسپورٹ** موجود ہو وہ اپنی درخواست بلا توقف دفتر خدمت درویشاں ربوہ میں بھجوا دیں۔ درخواست ایک مطبوعہ فارم پر دینی پڑتی ہے جو دفتر خدمت درویشاں ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اور درخواست پر مقامی یا ضلع وار امیر کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ چونکہ اب وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے خواہشمند احباب **فوری توجہ** فرمائیں۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد

دفتر خدمت درویشاں ربوہ ۱۹/۱۱/۶۱

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۶۱ء

لِمَ تقولون مالا تفعلون

آج اہلِ اسلام کی یہ کس قدر بدقسمتی ہے اور کتنی افسوسناک حالت ہو گئی ہے کہ ایک طرف تو اہلِ علم حضرات اور دردمندانِ اسلام کے دلوں میں یہ جوش ولولے لیتا ہے کہ آج جو مسلمانوں کی پتلی حالت ہو گئی ہے اس کا کوئی چارہ کیا جائے تو دوسری طرف یہی لوگ ان تحریکوں کو مٹا دینا چاہتے رہے ہیں جو مسلمانوں میں بیداری کے لئے پیدا ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ جب دنیاوی لحاظ سے مسلمانانِ ہند نے انگریز کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور انگریز نے بزعم خود ہندوؤں سے مل کر یہ تہیہ کر لیا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کا نام و نشان ہی مٹا دیا جائے تو جب سید احمد بریلوی رح اور سرسید احمد نے مسلمانوں کو بیدار کرنا چاہا تو ان اہلِ علم حضرات نے دونوں کی مخالفت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دئیے اور دونوں پر اپنی اپنی باری کفر و ارتداد اور واجب القتل ہونے کے فتوے نہ صرف خود دئیے بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے جا جا کر لائے ؎

لاؤ تو قتل نامہ ذرا میں بھی دیکھ لوں
کس کس کی مہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی ہے

ان لوگوں نے پہلے تو سید احمد بریلوی رح کی دینی تحریک کو کئی طریقوں سے ناکام بنانے کی کوشش کی پھر سرسید احمد کی دنیوی تحریک کا تیا پانچا کرنے کے لئے پورا پورا زور لگا دیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں تحریکیں اپنے اپنے مقصد اور وسعتِ عمل کے لحاظ سے کامیاب ہوئیں۔ سید احمد بریلوی رح دینی بیداری اور سرسید احمد دنیوی بیداری پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے اور ان کے مخالفین بھی آخر ان کے نقشِ قدم پر چلنے پر مجبور ہو گئے۔

جہاں تک سید احمد بریلوی رح کی تحریک کا تعلق ہے آپ اپنے بنیادی کام یعنی دینی بیداری پیدا کرنے میں یقیناً کامیاب ہوئے آپ مجددِ وقت تھے اور جو لوگ سکھوں سے جہاد کو آپکی ناکامی پر محمول کرتے ہیں صحیح نہیں ہے۔ یہ آپکی کوششوں اور دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ پنجاب کے مسلمانوں نے ظالموں سے آخرکار نجات حاصل کی اور مسجدوں میں اذانیں بلند ہونے لگیں۔ باقی رہے سرسید احمد تو آپ کے پیشِ نظر صرف مسلمانوں کو جدید علوم کی طرف توجہ دلانی تھی اگرچہ آپ نے دینی مسائل کی نیچری توجیہات میں سخت غلطیاں کھائیں مگر آپ نے بعض اہلِ علم حضرات کے پیدا کئے ہوئے علمی جمود اور بے کار تعصب کو ضرور کاری ضربیں لگائیں اور آپ اپنے جزوی اور دنیوی مقصد میں ضرور کامیاب ہوئے اگرچہ اسکے لئے آپ کو بعض ناجائز قربانیاں بھی دینی پڑیں۔ آپکے پیشِ نظر صرف ایک جزوی اور دنیوی کام تھا تاہم آپ نے غلطی سے دینی امور میں بھی دخل اندازی کی اور اس طرح مسلمانوں کے دلوں میں نیچریت جو دراصل الحاد ہی ہے کا بیج بھی بو دیا۔ آپ کی اس تحریک کا یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانوں میں علمی لحاظ سے دو گروہ بن گئے ایک قدیم علوم کے ماہرین کا گروہ اور ایک جدید تعلیم یافتہ گروہ۔ ان دو گروہوں نے مبالغہ کی راہیں اختیار کیں اور دین میں ایک انتشار کی صورت پیدا ہو گئی ایک طرف اہلِ قرآن اور دوسری طرف اہلِ حدیث ایک دوسرے سے میدان میں مبارزطلبی کرنے لگے۔

یہ عالم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیادیں استوار کیں اور وہ تحریک چلائی جس کو تحریک احمدیت کہا جاتا ہے مگر مخالفین نے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق اس کا نام --- القاب کر کے قادیانیت۔ مرزائیت اور اب ربوی تحریک رکھا ہے۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ تحریکِ احمدیت کی مخالفت اسی جوش و خروش سے کی گئی ہے جس جوش و خروش سے الٰہی تحریکوں کی مخالفت ہوتی آئی ہے۔ ہم آج صرف اسکے ایک پہلو کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔

یعنی بسا اوقات انکار کرنے والے یہ خواہش کرنے لگتے ہیں کہ کاش ہم مسلمان ہوتے۔

ذیل میں ہم ایک دینی کہلانے والے ہفت روزہ سے ایک مضمون جو "کچھ سوچئے تو سہی" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ذیل میں بعینہٖ نقل کر دیتے ہیں:۔

"سالِ نو کے لئے ہمارے پیارے امام نے اپنی طرف سے اس مبارک تحریک میں گیارہ ہزار تین سو روپے کا گراں قدر وعدہ پیش فرمایا ہے اور یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ربوہ کے اس سالانہ اجتماع انصار اللہ میں اعلان ہونے کے بعد چند گھنٹوں میں ہی مبلغ ۱۹۱۸۸ کے وعدے پیش ہو گئے اور یہ امر پھر ایک بار ثابت ہو گیا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی گھٹی میں قربانی کا جذبہ اور اسلام کی سربلندی کی تڑپ ملی ہوئی ہے۔"

یہ الفاظ ہیں "وکیل المال تحریک جدید قادیان" کی ایک اپیل کے جو انہوں نے خلیفہ محمود احمد صاحب کی جاری کردہ "تحریک جدید" کے ۲۸ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے اپنی جماعت سے کی ہے۔

"تحریک جدید" نام ہے ایک منظم جدوجہد کا جو آج سے ۲۸ سال پہلے مرزا محمود احمد صاحب نے قادیان سے شروع کی تھی۔ اس تحریک کے پہلے سال پنجاب میں تین اہم مراکز قائم کئے گئے جن میں قادیانی وکلاء، ڈاکٹر، علماء، طبیب اور عام کاروباری حضرات ہفتے اور مہینے وقف کر کے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش کیا کرتے تھے۔

یہ تحریک ابتداءً ایک محدود مدت کیلئے شروع ہوئی تھی جب اسکے ۹ یا ۱۰ برس ختم ہو گئے تو مرزا محمود صاحب نے اعلان کر دیا کہ اب یہ تحریک دائمی ہو گی چنانچہ اب اٹھائیسویں برس کا افتتاح ربوہ میں جماعت انصار اللہ کے اجتماع میں کیا گیا ہے۔

اس تحریک کے تحت پاکستان، ہندوستان، جرمنی، افریقہ اور دوسرے مسلم و غیر مسلم ممالک میں قادیانی مراکز قائم ہیں اور وہ رات دن اس کوشش میں مصروف ہیں کہ عیسائیوں، مسلمانوں اور دوسری اقوام کو قادیانی بنائیں۔

یہ لوگ اس کام کے لئے زندگیاں وقف کرتے ہیں، اپنی اولادیں وقف کرتے ہیں، کتابیں چھاپتے ہیں۔ ٹریکٹ شائع کرتے ہیں جلسے کرتے ہیں۔ قریہ قریہ بستی بستی گھوم پھر کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔

ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ گزشتہ ۱۹۵۳ء میں جب ہائیکورٹ میں پنجاب کے فسادات کی انکوائری ہو رہی تھی تو مسلمان جماعتیں اور افراد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں، خلیفہ محمود احمد صاحب کی تحریروں سے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے ثبوت پیش کر رہے تھے اور ٹھیک انہی دنوں قادیانی جماعت کے ذمہ دار حضرات نے ہائی کورٹ اور انکوائری عدالت کے سربراہ جسٹس محمد منیر صاحب اور اس وقت کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد مرحوم کی خدمت میں قرآن مجید کا جرمنی یا ڈچ ترجمہ پیش کیا تھا۔ جو اسی زمانہ میں شائع ہوا تھا اور اسی بنا پر مسٹر محمد منیر صاحب بار بار مسلمانوں کے نمائندوں سے سوال کیا کرتے کہ آپ لوگوں نے قرآن مجید کے کتنے تراجم غیر ملکی زبانوں میں کئے ہیں اور آپ کا نظم غیر مسلم اقوام کو اسلام سے آشنا کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ قادیانی حضرات پروپیگنڈے کے بڑے ماہر ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ مرزا غلام احمد سے قادیان کے وکیل المال تک ہر شخص مبالغے سے اپنی کوششوں کا ذکر کرتا ہے اور یہ بھی واقعہ ہے کہ قادیانی جماعت کا اندرونی نظم شدید انتشار کا شکار ہے لیکن کیا اس سچی حقیقت کا انکار ممکن ہے کہ قادیانی جماعت کا بجٹ لاکھوں کا ہوتا ہے اور ابھی جو آپ نے ملاحظہ کیا کہ ربوہ میں انصار اللہ کے اجتماع میں چند گھنٹوں میں ۱۹۱۸۸ کی خطیر رقم کے وعدے ہوئے --- اور یہ ساری رقم صرف ہو گی عیسائیوں اور مسلمانوں کو قادیانی بنانے پر۔

اسکے بالمقابل سوچئے آپکے ہاں کون ایسا نظم قائم ہے جس میں ایک دو لاکھ روپیہ ہی سہی سالانہ تبلیغ اور دعوتِ اسلام کے لئے اکٹھا ہوتا ہو اور آپ کے مبلغ بھی غیر مسلم ممالک میں جاتے ہیں؟

آپ کہہ سکتے ہیں کہ تبلیغی جماعت ہر سال سینکڑوں افراد کو غیر مسلم ممالک میں بھیجتی ہے اور ابھی جماعت اسلامی کے سربراہ کار مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے افریقہ جانے کا عزم ظاہر کیا تھا مگر حکومت نے انہیں جانے کی اجازت نہ دی، یہ ٹھیک کہ ایسا ہوا لیکن ذرا سوچئے!

اس ملک میں مسلمانوں کی تعداد ساڑھے سات آٹھ کروڑ --- اور قادیانیوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ دو تین لاکھ ہو گی اگر اس جماعت کے شعبہ کیلئے چند گھنٹوں میں نوے ہزار کے قریب روپے کے وعدے ہو جاتے ہیں تو اسکے بالمقابل دو سو گنا اکثریت کا بجٹ اشاعت اور دعوتِ اسلام کیلئے کتنا ہونا چاہیئے؟ --- اور یہ واضح رہے کہ یہ بجٹ صرف تحریک جدید کا ہے۔ قادیانیوں کی مرکزی جماعت کا بجٹ تقریباً ۲۵ لاکھ روپے کا ہوتا ہے --- جو مسلمان قادیانیت کی اشاعت پر اپنے اندر اضطراب محسوس کرتے ہیں اور جن کا ایمان یہ ہے کہ قادیانیت ختمِ نبوت کے خلاف منظم بغاوت ہے، انہیں قادیانیوں کی اس سرگرمی اور اپنے جمود کا جائزہ لینا چاہیئے۔"

ذرا غور فرمائیے اہلِ اسلام کی یہ کس قدر بدقسمتی ہے کہ ایک ہی فعال جماعت جو ان میں پیدا ہوئی ہے اور کام کر کے دکھا رہی ہے اسکو مٹانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے اسلام سے اس سے بڑی دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے اور اس سے بڑھ کر بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہر ایک طرف تو یہ حضرات اپنے ناکارہ پن کا اعتراف خود کرتے ہیں اور پھر صرف اپنے آپ کو ہی پکا مسلمان بھی سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کی جو جماعت میدان کارزار میں نکل کر کفر و الحاد کا مجنونہ وار مقابلہ کر رہی ہے قرآن کریم کے تراجم ہر زبان میں شائع کر رہی ہے مغرب کی وادیوں اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں اذانیں بلند کر رہی ہے جو بحرِ ظلمات میں گھوڑے دوڑا رہی ہے وہ کافر، مرتد، واجب القتل اور غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے قابل۔ اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ یاایہا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون۔

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قانونِ شریعت اور قانونِ قدرت میں فرق

فرمودہ یکم جولائی ۱۹۴۷ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

آج میں بیماری کی وجہ سے زیادہ بول نہیں سکتا اس لئے اگر باہر سے آئے ہوئے کوئی دوست یا قادیان کے کوئی دوست سوال کرنا چاہتے ہوں تو کر سکتے ہیں۔

اس پر ایک دوست نے سوال کیا کہ ایک چھوٹے بچے کی ماں اگر مر جاتی ہے تو وہ اپنی ماں کی محبت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس معاملہ میں بچے کا کیا قصور ہوتا ہے کہ اسے ماں کی محبت سے محروم کر دیا جاتا ہے؟

فرمایا:۔ اس قسم کی باتوں کا کسی قصور کے نتیجہ میں وقوع میں آنا تو تناسخ کا عقیدہ رکھنے والوں کا خیال ہے۔ اور ہم تو تناسخ کے مسئلہ کے قائل ہی نہیں جو کچھ اسلام ہمیں بتاتا ہے وہ یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے قانون دو قسم کے ہیں

ایک قانون شریعت ہے جس کا تعلق قصور اور خدمت کے ساتھ ہے کہ کس نے کیا قصور کیا اور کس نے کتنی خدمت کی؟ دوسرا قانون قدرت ہے۔ اس قانون کا تعلق قصوروں سے نہیں ہوتا اس کا تعلق تو اسباب اور علل کے ساتھ ہوتا ہے اگر کوئی خاص اسباب ایسے ہوں جن کا کوئی نتیجہ مقرر ہو تو ان کا نتیجہ ضرور نکل آتا ہے اگر ایسی باتوں کا حصر قصوروں پر ہی ہوتا ہو تو ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ لوگ جب خدا تعالیٰ کے انبیاء کو برا بھلا کہتے اور گالیاں دیتے ہیں تو اس میں انبیاء کا کیا قصور ہوتا ہے۔ انبیاء تو جو بات کرتے ہیں لوگوں کی بھلائی کیلئے ہی کرتے ہیں بلکہ یہ امر انبیاء تک ہی محدود نہیں بعض منہ پھٹ تو خدا تعالیٰ کو بھی گالیاں دینے سے باز نہیں آتے۔ اب کوئی ان سے پوچھے کہ

خدا تعالیٰ کا کیا قصور ہے

کہ اسے گالیاں دیتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے تو سب دنیا کو پیدا کیا ہے اور ساری دنیا کو اس نے اپنی بے شمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے جو بعد میں احمدی بھی ہو گیا تھا کہ اس کا لڑکا فوت ہو گیا تو مرزا امام الدین یا مرزا کمال الدین سے چمٹ کر اس شخص نے چیخ ماری اور کہا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے بڑا ظلم کیا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس شخص سے ایسے اس قول کی وجہ سے سخت نفرت ہو گئی۔ آخر اس شخص نے توبہ کی اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ پس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ پر الزام لگانے سے بھی باز نہیں آتے اور اسے گالیاں تک دیتے ہیں آخر خدا تعالیٰ کا کیا قصور ہوتا ہے کہ اسے گالیاں دی جاتی ہیں یا خدا تعالیٰ کے

انبیاء کا کیا قصور ہوتا ہے

کہ انہیں گالیاں دی جاتی ہیں اور مارا جاتا ہے پس بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعلق اسباب اور مادیات سے ہوتا ہے اور وہ کسی سبب کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص زیادہ روٹی کھا جائے تو اس کے پیٹ میں درد ہو جاتی ہے اب پیٹ درد کا تعلق قصور کے ساتھ نہیں بلکہ مادی اسباب کے ساتھ ہے وہ زیادہ روٹی نہ کھاتا تو اسکے پیٹ میں درد نہ ہوتی۔ لیکن اگر ایک عورت کے پیٹ میں شدید درد ہو جائے اور کوئی کہدے کہ عورت کے خاوند نے کیا قصور کیا ہے کہ خواہ مخواہ عورت کے علاج کے لئے خرچ کرتا پھرے تو ایسا کہنا نادانی پر دلالت کریگا پس اگر قصور پر ہی ہر چیز کی بنیاد رکھی جائے تو دنیا تباہ ہو جائے مثلاً کوئی بچہ کھیلتے کھیلتے بلور وغیرہ کی گولی نگل جائے تو اس کا باپ کہدے کہ اس میں میرا کیا قصور ہے جس نے گولی نگلی ہے وہی ڈاکٹر کو فیس بھی دیتا پھرے۔ اگر کوئی باپ ایسا کہے تو ہر شخص اسے بیوقوف کہے گا۔ پس ان باتوں کا تعلق حوادث اور اسباب کے ساتھ ہے نہ کہ قصور کے ساتھ۔

فرض کرو

ایک دیوار گر جاتی ہے اور ایک شخص جو کسی گرتی ہوئی دیوار کے ساتھ گذر رہا تھا اس کے گرنے پر نیچے دب کر مر جاتا ہے تو اس میں اگر کوئی قصور ہو سکتا ہے تو دیوار کا نہ کہ کسی پاس سے گذرنے والے کا اب اگر کوئی پوچھے کہ اس دیوار کے نیچے دب کر مرنے والے کا کیا قصور تھا تو یہ اس کی حماقت ہو گی۔

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہ کوئی سادھو اور اس کا مرید پھرتے پھراتے کسی ایسے علاقے میں جا پہنچے جہاں کے قوانین عجیب قسم کے تھے۔ سادھو کا مرید بازار میں سودا خریدنے کے لئے گیا۔ جب وہ کچھ چیزیں خرید کر واپس آیا تو اس نے خوش ہو کر سادھو سے کہا سائیں جی! اب تو ہم ساری عمر یہیں رہیں گے سادھو نے پوچھا کیوں۔ مرید نے کہا سائیں جی یہاں تو بڑے مزے ہیں ہر چیز دو پیسے سیر ملتی ہے مٹھائی بھی دو پیسے سیر ہے اور بادام بھی۔ دودھ بھی دو پیسے سیر ہے اور گھی بھی۔ سادھو کہنے لگا اگر یہ بات ہے تو یہاں ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیئے بلکہ جس قدر جلد ہو سکے اس کی حدود سے نکل جانا چاہیئے کیونکہ جس راجہ کی حکومت میں بے وقوفی کا یہ حال ہو خدا جانے کل کو ہمیں کیا مصیبت پیش

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء بمقام ربوہ

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے کہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے یہ جلسہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

"یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق" (تذکرہ)

کی یاد تازہ کرنے والا ہے۔ اس جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ اور اس وقت سے احباب جوق در جوق اس میں شامل ہوتے رہے۔ اب جبکہ جماعت ترقی کر چکی ہے احباب جماعت کو چاہیئے کہ کثرت سے جلسہ میں شمولیت فرمائیں اور برکات حاصل کریں۔

آجاتے اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ہم صبح ہونے سے پیشتر ہی یہاں سے روانہ ہو جائیں ورنہ مجھے تو خیر نظر نہیں آتی۔ مرید نے کہا سائیں جی آپ کیسی باتیں کرتے ہیں اتنی سستی چیزیں بھلا اور کسی جگہ مل سکتی ہیں کچھ دن تو یہاں رہ کر مزے اٹھا لینے دیں۔ آخر سادھو بھی مرید کے کہنے پر مجبور ہو گیا اور بادل نخواستہ وہیں رہنے پر رضامند ہو گیا

اتفاق ایسا ہوا

کہ ایک دن شہر میں ایک دیوار گر گئی تو ایک شخص جو دیوار کے پاس سے گذر رہا تھا دیوار کے نیچے دب کر مر گیا۔ جب راجہ کو اس کے متعلق اطلاع پہنچی تو اس نے کہا یہ تو بڑا ظلم ہوا ہے اور میری حکومت میں ظلم نہیں ہو سکتا اس لئے دیوار کو فوراً پھانسی پر چڑھا دیا جائے۔ وزراء نے کہا مہاراج! اس میں دیوار کا کیا قصور ہے۔ قصور تو سارا دیوار کے مالک کا ہے جس نے ایسی کچی دیوار بنائی تھی۔ اس پر دیوار کے مالک کو بلایا گیا اور راجہ نے حکم دیا کہ اسے پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ مالک نے کہا مہاراجہ صاحب دیوار کے کچا ہونے میں میرا کیا قصور ہے اگر کوئی قصور ہو سکتا ہے تو دیوار بنانے والے معمار کا ہو سکتا ہے اس پر معمار کو بلایا گیا تو اس نے کہا بادشاہ سلامت اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ قصور تو سارا گارا لانے والے کا ہے جو ایسا خراب گارا لایا تھا کہ دیوار کچی رہ گئی۔ گارا لانے والے کو بلایا گیا تو اس نے کہا مہاراجہ صاحب اس میں میرا کوئی قصور نہیں قصور تو سارا گارا بنانے والے کا ہے جس نے ایسا خراب گارا بنایا تھا۔ گارا بنانے والے کو بلایا گیا تو اس نے کہا اس میں میرا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔ قصور تو سارا سقے کا ہے جس نے پانی ڈالنے میں بے احتیاطی کی تھی۔ سقے کو بلایا گیا تو اس نے کہا اس میں میرا بھی کوئی قصور نہیں ہے

دراصل بات یہ ہے

کہ میں جب وقت مٹی میں پانی ڈال رہا تھا تو پاس سے ایک عورت گذر رہی تھی میری جو اس پر نظر پڑی تو وہ کچھ عجیب قسم کی حرکتیں کر رہی تھی جس کی وجہ سے میری توجہ ادھر ہو گئی اور پانی ڈالنے میں کمی بیشی ہو گئی۔ بادشاہ نے کہا یہ عذر تو معقول ہے۔ اس عورت کو بلانا چاہیئے عورت کو بلایا گیا تو اس نے کہا بادشاہ سلامت قصور تو اس میں میرا بھی کوئی نہیں۔ میں نے جو حرکات کی تھیں

اس کی وجہ یہ تھی

کہ ایک مرد مجھے اشارے کر رہا تھا جس سے تنگ آ کر میں اسے جواب دے رہی تھی آخر اس مرد کو بلایا گیا تو اس سے کوئی بہانہ نہ بن سکا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے پھانسی پر لٹکا دیا جائے جلاد فوراً اسے پکڑ کر پھانسی دینے کے لئے لے گئے پھانسی کا پھندا ایک ہی تھا جس کا منہ بہت کھلا تھا اور وہ مرد جسے پھانسی دی جانے والی تھی وہ نہایت نحیف اور لاغر تھا اور اس کی گردن پتلی سی تھی جب اس کی گردن میں پھانسی کا پھندا ڈالا جاتا اور تختہ ہٹایا جاتا تو پھندا اس کے سر سے باہر آ جاتا۔ بادشاہ کو رپورٹ پہنچائی گئی کہ وہ آدمی تو پھانسی نہیں چڑھ سکتا۔ کیونکہ پھندے کا منہ کھلا ہے اور اس کی گردن پتلی ہے۔ بادشاہ نے کہا

ہمارے ہاں تو انصاف ہے

یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص کا خون ہو جائے اور کسی کو پھانسی نہ چڑھایا جائے اس لئے کوئی موٹا سا آدمی تلاش کیا جائے اور اسے پکڑ کر پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ سپاہیوں نے کسی موٹے آدمی کی تلاش شروع کی تو آخر ان کی نظر میں اس سادھو کا مرید جچ گیا جو گھی اور گوشت کھا کھا کر خوب موٹا ہو گیا تھا سپاہی اسے گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ نے کہا تمہیں پھانسی دی جائے گی سادھو کے مرید نے کہا آخر میرا قصور کیا ہے؟ بادشاہ نے کہا تمہارا یہی قصور ہے کہ تم موٹے ہو اور ہماری پھانسی کسی اور کے گلے میں فٹ نہیں بیٹھتی۔ وہ کہنے لگا اچھا اتنی مہربانی کی جائے کہ میں مرتے وقت آخری بار اپنے پیر سے مل لوں۔ بادشاہ نے اس کی اجازت دے دی۔ وہ بھاگا بھاگا سادھو کے پاس آیا اور کہا کہ سائیں جی مجھ پر تو مصیبت نازل ہو گئی۔ وہ مجھے بغیر کسی وجہ کے پھانسی دیا جا رہا ہے سادھو نے کہا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا اس شہر میں رہنا جس میں اتنی اندھیر نگری ہو ٹھیک نہیں ہے اور تم نے میری نصیحت پر کان نہ دھرا تھا۔ مرید نے کہا سائیں جی یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں

کہ مجھ سے غلطی ہوئی خدا کے لئے کوئی تدبیر سوچئے۔ سادھو نے کہا اچھا خیر۔ تم جاؤ پھانسی کے لئے اور میں ایک تدبیر کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب تمہیں پھانسی گھاٹ پر لے جائیں گے تو میں پہنچ جاؤں گا اور کہوں گا اسے پھانسی پر نہ چڑھایا جائے بلکہ مجھے چڑھایا جائے۔ تم کہنا میں پھانسی پر چڑھوں گا۔ اور میں کہتا جاؤں گا نہیں پھانسی پر میں چڑھوں گا غرض مرید چلا گیا اور ابھی اسے پھانسی دینے کی تیاریاں ہو رہی تھیں کہ سادھو بھی دوڑتا ہانپتا ہوا جا پہنچا۔ اور جاتے ہی شور مچا دیا کہ اسے پھانسی نہ دی جائے بلکہ پھانسی پر میں چڑھوں گا۔ سپاہیوں نے کہا سائیں جی پھانسی کا حکم آپ کے لئے نہیں ہے بلکہ اسی کے لئے ہے۔ سادھو نے کہا میں پنڈت ہوں اس لئے میرا حق مقدم ہے اور راجہ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایک سادھو کی بات نہ مانے بس پھانسی پر میں چڑھوں گا نہ کہ کوئی اور۔ دوسرے نے کہا نہیں نہیں پھانسی پر میں ہی چڑھوں گا راجہ کا حکم میرے ہی لئے ہے۔ سادھو نے کہا میں ہرگز کسی اور کو پھانسی پر نہیں چڑھنے دوں گا۔ کیونکہ آج جو شخص پھانسی پر چڑھا وہ سیدھا سرگ میں جائے گا۔ دوسرے نے کہا آخر میں کیوں نہ پھانسی پر چڑھ کر جنت میں پہنچوں۔ راجہ نے میرے لئے حکم دیا ہے نہ کہ آپ کے لئے۔ سادھو اور اس کا مرید اسی طرح لڑتے جھگڑتے گتھم گتھا ہو گئے۔ ایک کہتا پھانسی پر میں چڑھوں گا اور دوسرا کہتا پھانسی پر میں چڑھوں گا آخر راجہ کو اطلاع دی گئی کہ دو شخص آپس میں لڑ رہے ہیں اور ایک کہتا ہے پھانسی پر میں چڑھوں گا دوسرا کہتا ہے میں چڑھوں گا راجہ جھٹ اس موقع پر پہنچا اور سادھو سے کہنے لگا۔

تمہارے جھگڑے کی کیا وجہ ہے

سادھو نے کہا بادشاہ سلامت بات یہ ہے کہ میں ایک مدت سے آج کے دن کی انتظار میں تھا۔ کیونکہ میں نے کتابوں میں پڑھا ہوا ہے کہ جو شخص آج کے دن پھانسی پر چڑھ گیا وہ سیدھا جنت میں جائیگا۔ راجہ کہنے لگا اگر یہ بات ہے تو میرا حق ساری رعایا سے مقدم ہے۔ تم کون ہو پھانسی پر چڑھنے والے۔ پھانسی پر میں چڑھوں گا نہ کہ کوئی اور۔ یہ کہہ کر وہ پھانسی پر چڑھ گیا۔ اب بتاؤ قصور کا اس میں کیا سوال ہے۔ یہ تو قانون قدرت ہے کہ جو شخص دیوار کے نیچے دب جائے وہ مر جاتا ہے۔ آخر ایک بچہ مر جائے تو وہ کیوں مرتا ہے وہ اسی لئے مرتا ہے کہ اس کی غذا میں کسی قسم کی بے احتیاطی ہو جاتی ہے یا کوئی ماں مرتی ہے تو وہ بھی کسی بے احتیاطی کی وجہ سے مرتی ہے۔ اور ان کے مرنے کا تعلق کسی قصور سے نہیں ہوتا۔ اگر اس کی بنیاد قصور پر ہی ہو تو اندھیر مچ جائے

بات اصل میں یہ ہے

کہ اس بات کو سمجھا ہی نہیں گیا۔ کہ قصوروں کا تعلق شریعت کے قانون کے ساتھ ہوتا ہے اور دوسرے کام مادیات اور قانون قدرت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً جو شخص چلتے چلتے سڑک پر گر جاتے اسے چوٹ لگتی ہے۔ جو شخص پہاڑ پر سے چھلانگ لگا دے وہ مر جاتا ہے ان باتوں کا تعلق نہ قصور کے ساتھ ہے نہ کسی سزا و جزا کے ساتھ۔ (باقی)

صدقات کی رقوم اور فضل عمر ہسپتال کے نادار مریض

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

دوستوں کو علم ہے کہ ۲½ سال سے زائد عرصہ سے فضل عمر ہسپتال میں ربوہ اور ارد گرد کے دیہات کے نادار مریضان کا علاج صدقات کی رقوم سے مفت کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مدت میں بہت سے نادار مریضان جو قیمتی علاج کے کسی طرح متحمل نہیں ہو سکتے مفت علاج سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور بیس پچیس کے قریب تو صرف تپ دق کے مریض ہیں جو اس سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں ایسے مریضوں پر تقریباً پانچ چھ صد روپیہ ماہانہ خرچ ہو رہا ہے مگر اب کچھ عرصہ سے دوستوں کی توجہ اس نہایت ہی اہم اور نیک کام کی طرف کم ہو رہی ہے۔ اور صدقات کی رقوم بہت کم آ رہی ہیں دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ صدقہ کا ایک ایسا مصرف ہے جو میرے نزدیک یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے مومن بندوں سے سوال کرے گا کہ میں بیمار تھا۔ تم نے میری تیمارداری نہیں کی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا غریب بندہ بیمار تھا تم نے اس کی مدد اور تیمارداری نہ کی۔ امید ہے احباب اپنے عزیز بیماروں کا صدقہ دیتے وقت ان غریب و نادار بیمار لوگوں کا خیال رکھیں گے اور صدقات کی رقوم ایسے دوستوں کے علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں باقاعدہ بھجوائے رہیں گے۔ تا یہ صدقہ جاریہ جاری رہے اور رقم کے ختم ہونے کی وجہ سے اس کو بند نہ کرنا پڑے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء وما توفیقنا الا باللہ

(خاکسار مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضروری اعلان احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں رہائش کے انتظامات سے نظارت اصلاح و ارشاد کا کوئی تعلق نہیں ہے جو دوست اس سلسلے میں نظارت ہٰذا کو خطوط لکھ رہے ہیں وہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بھیج دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اس طرح کارروائی میں بلاوجہ دیر ہو جاتی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ رہائش کے انتظامات کے سلسلے میں نظارت ہٰذا کی بجائے براہ راست افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

آئوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں احمدیہ مشن کا قیام

ملک کے مختصر حالات - ملاقاتوں اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام

اسلامی تعلیم کی برتری کے اظہار کیلئے چیلنج

(از مکرم قریشی مقبول احمد صاحب انچارج آئوری کوسٹ مشن متوسط وکالت تبشیر ربوہ)

۲۲ نومبر ۱۹۶۰ء کو خاکسار اپنے پیارے مرکز ربوہ سے آئوری کوسٹ مشن کے قیام کے لئے روانہ ہوا جو کہ مغربی افریقہ میں غانا اور لائبیریا کے درمیان واقع ہے۔ ۲۵ نومبر کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۲۷ کو لیگس نائیجیریا پہنچا۔ جہاں سے آئوری کوسٹ ملک کا ویزا حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی گئی مگر چند روکیں حائل ہوتی رہیں۔ جن کی بناء پر آئوری کوسٹ مشن جلد قائم نہ ہو سکا آخر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۱ء کو خاکسار کو آبی جان دارالحکومت آئوری کوسٹ میں آ وارد ہوا۔ یہ درمیانی عرصہ بھی خاکسار کے لئے مفید رہا کیونکہ خاکسار کو اس سے قبل انگلستان اور یورپ کا تو تجربہ تھا۔ لیکن افریقہ میں اسلوب تبلیغ سے ناواقفیت تھی۔ ان آٹھ مہینوں میں خاکسار کو مختلف افریقی مشنوں میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جن میں قابل ذکر مشنز جہاں کچھ لمبا عرصہ رہا۔ نائیجیریا۔ غانا گیمبیا اور سینیگال ہیں۔

آئوری کوسٹ قبل ازیں فرانسیسی حکومت کے ماتحت تھا اور اسے ۷ اگست ۱۹۶۰ء کو آزادی حاصل ہوئی مقامی زبانیں تو کوئی ساٹھ ستر کے قریب بولی جاتی ہیں۔ لیکن سرکاری زبان فرنچ ہی ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کی زبان عموماً جیولا (Dioula) ہے۔ تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ مسلمانوں میں مستعمل ہے۔ آئوری کوسٹ کے شمال میں مالی اور ہوت وولتا (Haute Volta) کے ملک ہیں اور اس کے جنوب میں golfe de Guinee اور بحر اٹلانٹک (Atlantic Ocean) ہے مشرق میں ملک غانا اور مغرب میں گنی اور لائبیریا ہے آئوری کوسٹ کی شکل تقریباً مربع ہے جو تقریباً ۶۰۰ کیلو میٹر لمبا اور ۶۰۰ کیلو میٹر چوڑا ہے اور مجموعی رقبہ ۳۲۲۰۵۰۰ کیلو میٹر ہے۔

یہاں کی آبادی چھ بڑے بڑے قبائل میں منقسم ہے۔ جن کی آگے کئی کئی شاخیں ہیں۔ ان میں سے دو قبائل مسلمان ہیں اور باقی اکثر مشرک (Pagans) ہیں اور کچھ عیسائی ہیں۔

یہاں کے پریذیڈنٹ مسٹر فیلکس ہوفوئے بوآنی (Mr Felix Houphouet Boigny) ہیں باقی وزراء میں سے صرف دو وزیر مسلمان ہیں جن میں سے ایک وزیر صحت اور دوسرے وائس پریذیڈنٹ آف نیشنل اسمبلی ہیں۔

یہاں یہ ذکر کرنا غیر مناسب نہ ہو گا کہ ابتدائے اسلام یعنی ساتویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کو لڑائیاں لڑنی پڑیں مسلمان شمالی افریقہ کو فتح کرتے ہوئے سوڈان ومالی تک پہنچے۔ اور دسویں صدی عیسوی تک فرنچ مقبوضات مغربی افریقہ میں سے اسلام موریطانیہ۔ سینیگال سوڈان (جسے اب مالی کہتے ہیں) اور نائیجیریا میں اچھی طرح قائم ہو چکا تھا۔ اسلام کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے افریقی لوگوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ فرنچ مغربی افریقہ کی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ آبادی میں سے ستر لاکھ آبادی قریباً مسلمان ہے۔ جبکہ عیسائی آبادی صرف پانچ لاکھ ہے۔ عیسائی مشنریز (کیتھولک) ۱۶۳۵ء میں مغربی افریقہ میں اشاعت عیسائیت کے لئے آئے اور ۱۶۳۷ء میں آئوری کوسٹ کی ایک جگہ موسومہ آسینی (Assinie) میں کیتھولک مشن قائم کیا گیا۔

مورخین اس بات کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکے کہ مغربی افریقہ کی تاریخ بالکل غیر معلوم اور گمنامی میں رہی۔ حتیٰ کہ دسویں صدی عیسوی میں عربوں نے یہاں کی تاریخ کو تحریری جامہ پہنایا

۲۲ جولائی ۱۹۶۱ء کو آبی جان ۔۔۔ آنے کے بعد خاکسار پہلے تین ہفتہ کے قریب ہوٹل میں رہا۔ مکانات کی سخت قلت کی وجہ سے اتنا عرصہ مکان نہ مل سکا۔ آخر ایک دوست کی مدد سے ایک مکان ملا جو کہ ابھی زیر تعمیر ہی تھا یعنی کمرے تو بن چکے تھے مگر باقی سفیدی پینٹ وغیرہ ہونا تھا۔

مکان کی وقت طے ہونے کے بعد زیادہ توجہ فرنچ زبان سیکھنے کی طرف منہمک رہی کیونکہ فریضہ تبلیغ زبان نہ آنے کی وجہ سے ادا کرنا مشکل ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہوتا ہے جس کے واسطے سے دوسروں تک اپنے خیالات کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا غیر مناسب نہ ہو گا کہ روانگی سے قبل ربوہ میں وکالت تبشیر کی طرف سے فرنچ زبان سکھلانے کے لئے ایک کلاس جاری کی گئی تھی۔ جس میں حافظ بشیر الدین صاحب سابق مبلغ ماریشس نے ہمیں تلفظ اور پڑھنا سکھلا دیا۔ چنانچہ اس کلاس کا یہ فائدہ ہوا کہ زبان سیکھنی آسان ہو گئی۔ اصل چیز تلفظ ہے۔ اس کے بعد انسان کو اگر انگریزی آتی ہو تو کچھ محنت سے زبان سیکھنے میں آسانی یقینی ہے۔ ان تین مہینوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب عوام سے گفتگو کرنے اور مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔ احباب دعا فرما دیں کہ تحریر و تقریر زبان کا علم بھی جلد حاصل ہو جائے تاکہ عمدہ طور پر تبلیغ کا فریضہ ادا کیا جا سکے۔

گزشتہ تین مہینوں کی تبلیغی کارروائی ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

خاکسار یہاں آدجامے محلہ میں رہائش پذیر ہے اہل محلہ سے تعارف پیدا کرنے کے لئے مختلف طریقے بروئے کار لاتا رہا اور احباب کو مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دیتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزانہ زائرین آتے رہے اور احمدیت اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔

علاوہ اس کے خاکسار دوسرے محلہ جات میں جا کر انفرادی طور پر تبلیغ کرتا رہا۔ ان ملنے والے دوستوں میں سے بھی بعض مشن ہاؤس آئے اور معلومات حاصل کرتے رہے

ملاقاتیوں میں سے مذہبی دلچسپی رکھنے والوں کو مطالعہ کے لئے کتب بھی دی جاتی رہیں خصوصاً "اسلامی اصول کی فلاسفی" جس کا فرنچ ترجمہ حال ہی میں وکالت تبشیر نے شائع کیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس کی افادیت اور روحانی تاثیر عالمگیر طور پر مسلم ہے اللہ تعالیٰ نے جہاں اس موضوع اور تقریر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس خاص موقعہ پر بالا دستی کی بشارت دی تھی اور جسے اسی وقت کے حاضرین نے تسلیم بھی کیا وہاں اس کتاب میں بوجہ اس کے مضامین کی اہمیت کے اور بوجہ تائید ایزدی سے لکھے جانے کے اس تحریر میں ایسی تاثیر رکھ دی کہ جہاں کہیں بھی یہ کتاب پڑھی گئی اس کی افادیت اور روحانیت کو تسلیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کو اسلامی صداقت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔

چنانچہ یہی کتاب دلچسپی رکھنے والوں کو مطالعہ کے لئے دی گئی۔ جن میں سے بعض تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے داخل احمدیت ہو گئے ہیں اور جو پیش ہوئے ان میں سے بعض انشاء اللہ عنقریب احمدی ہو جائیں گے اور باقی کم از کم احمدیہ تعلیم کی برتری کے قائل ضرور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عربی کتب بعض عربی دان اصحاب کو پڑھنے کے لئے دی گئیں جس کی وجہ سے ان کے قلوب پر گہرا اثر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں خاص تاثیر ودیعت فرمائی ہے۔

ملاقاتیوں کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ دلائل بتلائے جاتے ہیں تو وہ حیرانگی کا اظہار کرتے ہیں اور بعض تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی ہم اس بارہ میں تاریکی میں تھے۔ اسی طرح جب احمدیہ جماعت کی مساعی دربارہ تبلیغ اسلام سے انہیں آگاہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ جماعت کی قربانیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

بعض مسلمان دوست قرآن مجید پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں انہیں مفت قرآن مجید پڑھنا سکھلا دیا جاتا رہا۔ دراصل جتنا جتنا کسی کو زیادہ علم قرآن مجید وعربی کا حاصل ہو جاتا ہے اتنا ہی اس پر احمدیت کی سچائی آسانی سے واضح ہوتی ہے

وزیر داخلہ سے ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں وزیر داخلہ جناب مسٹر کوفی کادو (Mr Coffi Cadeau) سے ملاقات کر کے ان سے تعارف پیدا کیا گیا اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے موصوف کی خدمت میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" (فرنچ) بطور ہدیہ پیش کی گئی جسے موصوف نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔

اسی طرح محکمہ جنگلات وپانی کے انچارج مسٹر لاقمارا کو بھی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" (فرنچ) بطور ہدیہ پیش کی گئی جسے موصوف نے اچھی طرح پڑھا اور انہیں اب احمدیت سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے موصوف نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس عنقریب آنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے

بعض ایسے احباب جن سے یہاں تعارف پیدا ہوا۔ لیکن اصل ان کی رہائش اندرون ملک ہے۔ ان سے خط وکتابت کے ذریعہ رابطہ پیدا کر کے تبلیغ کی گئی۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

سچائی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بارہا حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جس کی بنا پر مثل مشہور ہو گئی ہے کہ "چوروں قطب بنایا" واقعہ یہ ہے کہ سید صاحب ابھی بچے ہی تھے کہ ان کی والدہ نے انہیں اپنے بھائی کے پاس سفر پر روانہ کرتے ہوئے ان کے گرم کپڑے (گدڑی) میں چند اشرفیاں سی دیں۔ اور کہا کہ منزل مقصود پر پہنچ کر نکلوا لینا۔ رستے میں جب ان کا قافلہ ڈاکوؤں کی زد میں آگیا۔ سب افراد قافلہ لوٹے گئے۔ لیکن سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بچہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ ایک ڈاکو نے ان سے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے بتایا میرے پاس اتنی اشرفیاں ہیں۔ اس نے کہا کہاں ہیں۔ انہوں نے بتایا گدڑی میں۔ چنانچہ گدڑی پھاڑنے پر اشرفیاں نکل آئیں۔ ڈاکوؤں کا سردار متوجہ ہوا۔ اس نے پوچھا۔ بچے تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ جب میرے پاس اشرفیاں تھیں تو میں کیوں کہتا کہ میرے پاس کچھ نہیں آپ کی اس بات کا سردار پر ایسا اثر ہوا۔ کہ اس نے آئندہ ڈاکہ ڈالنا چھوڑ دیا۔

اسلامی شعار - پردہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

" آجکل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں۔ بلکہ ایک قسم کی روک ہے۔ کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہو گا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں۔ سیریں کریں۔ کیونکہ جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ اُن ناپاک نتائج پر غور کرو۔ جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو۔ اور یہ سمجھ رکھو۔ کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہو گی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے۔ جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱ - میری عزیزہ باجی کی چھوٹی بہن عرصہ پانچ چھ ماہ سے بیمار ہے اور کمزور بہت ہو گئی ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (حمیدہ بیگم دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲ - میرے والد مرزا محمد عظیم صاحب کو رقہ ۱۱ نومبر کو بس کی زد میں آکر شدید مجروح ہوئے ہیں۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ Thigh bone میں فریکچر ہو گیا ہے تمام دوستوں سے خصوصاً بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ قادر مطلق کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا منصور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیمل پور)

۳ - بندہ ان دنوں چند شدید پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بندہ کی جملہ پریشانیوں کو مبدل بہ راحت کر دے۔ آمین۔ (حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفاء چوک تھانہ گوجرانوالہ)

ضروری اعلان

محترم شیخ محمد یوسف صاحب احمدیہ مسجد لائلپور ہمارے رسالہ الفرقان کے اعزازی کارکن ہیں۔ وہ خریداری وغیرہ کا چندہ وصول فرما سکتے ہیں۔ احباب ان سے تعاون فرماویں۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی خاطر وعدہ دگنا کر دیا

مکرم بشیر احمد صاحب قمر شاہد بدوملہی تحریر فرماتے ہیں۔

" مکرم خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب بٹ نے میرے اعلان کرنے پر کھڑے ہو کر کہا۔۔۔۔ اس دفعہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر اپنے وعدہ کو۔۔۔ ڈبل کر کے ۱۰۵۸/- روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص و ایمان میں برکت ڈالے اور ان کے مال کو بھی بڑھائے آمین " اس ۔۔۔ وعدوں میں واقعی نمایاں اضافہ کی ضرورت ہے۔ مخلصین توجہ فرمائیں

(وکیل المال اول)

عشرہ وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدمت دین کے لئے وقف جدید کی تحریک فرمائی یہ تحریک بھی خدائی تحریکات میں سے ہے جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ افراد اصلاح خلق کے واسطے جاری فرمائی ہے جس کی کامیابی یقینی ہے مخلصین اپنے اموال اشاعت اسلام کے لئے قربان کر رہے ہیں۔

اس وقف کی اہمیت کو لوگوں میں پیش کرنے کے لئے ۳ تا ۱۲ دسمبر عشرہ وقف جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان ایام میں سب جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر جلسے کر کے اس تحریک کی اہمیت کو دوستوں تک پہنچا کر سال رواں کا قابل ادا چندہ وصول کر لیں اور ایسا انتظام فرما دیں کہ کسی کے ذمہ بقایا نہ رہے۔ امرائے کرام سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں پوری کوشش فرماویں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی قابل قدر مساعی

مکرم محمد یٰسین صاحب سیکرٹری تحریک جدید کوئٹہ تحریر فرماتے ہیں:-

" مخلصین کوئٹہ اپنے پیارے امام کے اعلان کے لئے چشم براہ تھے اور اس انتظار میں تھے کہ کس وقت ہمیں تحریک جدید کے نئے سال کے نئے مالی جہاد میں حصہ لینے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ۔۔۔۔ چند منٹ کے اندر ہی اندر ۸۰۰۰/- روپے کے وعدہ جات کی پہلی قسط حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ تار بھجوا دی اب دوسری قسط بھی بھجوا دی ہے۔ اس طرح ساڑھے نو ہزار کے وعدہ جات ہو گئے ہیں۔ مزید کوشش جاری ہے۔"

گذشتہ سال جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے ۸۳۲۰/- روپیہ کے وعدے موصول ہوئے تھے امسال اس مخلص جماعت نے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے بھجوانے کا عزم کیا ہوا ہے اور مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت نے ایک خاص تحریک یہ مدنظر رکھی ہے کہ اعلان کا بیشتر حصہ ابتدائے سال ہی میں نقد ادا ہو جائے۔ فجزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء جملہ جماعتیں یہی امور اپنے پروگرام میں بھی زیر عمل رکھیں۔

(وکیل المال اول)

ضروری اعلان

دفتری امور کے متعلق خط و کتابت کرتے وقت احباب جماعت صرف "ناظم دار القضاء ربوہ" کے پتے پر خطوط ارسال فرمایا کریں۔ ذاتی نام نہ لکھا جائے۔ اس سے جواب دینے میں بلاوجہ تاخیر ہو جاتی ہے۔ خاکسار بوجہ بیماری دفتر سے چار ماہ کی رخصت پر ہے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد چوہدری ولی محمد صاحب کانواں ساکن موضع گھٹیالیاں مورخہ ۱ نومبر ۶۱ء کو ضلع خیرپور سندھ میں چوہدری غلام محمد چیمہ کی کوٹھ میں وفات پا گئے ہیں اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپ صحابی تھے۔ بیعت ۱۹۰۶ء میں کی تھی۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد حسین کانواں)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضرور تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۱۲ میں مسماۃ رفیقہ گوہر بنت شیخ سردار علی قوم شیخ تاتاگوتی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۶ ؍ ۵ب سوڈھی ڈاکخانہ بڈی آباد ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ؍ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ ہے ۲۔ انگوٹھی طلائی وزنی پانچ ماشہ قیمت ۵۰ روپیہ (۳) نقد بیس روپیہ میرے پاس ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر۔ نقدی اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی آئندہ آمدنی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: مسماۃ رفیقہ گوہر بقلم خود

گواہ شد: شیخ سبحان علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶ ؍ ۵ب سوڈھی ضلع لائلپور۔

گواہ شد: سردار علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶ ؍ ۵ب سوڈھی ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۶۲۴۷ میں سید حمید احمد ولد سید شفیع احمد قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میکلیگن روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: میری جائیداد اس وقت کچھ نہیں۔ مجھے اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے مبلغ تیس ۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد: سید حمید احمد ابن سید شفیع احمد محقق دہلوی ساکن ۸ میکلیگن روڈ لاہور۔

گواہ شد: میاں اکبر علی صدر حلقہ پرانی انارکلی۔ لاہور۔

گواہ شد: مظفر علی ٹامپر روڈ۔ لاہور

نمبر ۱۶۲۳۵ میں حاجی شیخ احمد بخش ولد امام بخش قوم شیخ پیشہ مرانی عمر ۵۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں،

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ صرافت مبلغ -/۸۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ بخط راقم الحروف محمد اکبر افضل شاہد واقف زندگی ولد ماسٹر سراج دین صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور ڈویژن ۱/۱۰/۶۱

العبد۔ احمد بخش مچھی بازار بہاولپور ۱/۱۰/۶۱

گواہ شد: بشیر الدین کمال ولد قاضی محمد ابراہیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ بہاولپور

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱/۱۰/۶۱

نمبر ۱۶۲۳۶ میں بشیر الدین کمال ولد قاضی محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۹ء ساکن بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۶۸ روپے بذریعہ ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

راقم الحروف بشیر الدین کمال ولد قاضی محمد ابراہیم قائد خدام الاحمدیہ۔

العبد: بشیر الدین کمال قائد خدام الاحمدیہ سی۔ اے۔ آفس۔ بی اینڈ آر ڈیپارٹمنٹ ایسٹرن زون دربار روڈ بہاولپور ۱/۱۰/۶۱

گواہ شد: محمد اکبر افضل شاہد ولد ماسٹر سراج دین صاحب مرحوم مربی سلسلہ بہاولپور ڈویژن۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۱/۱۰/۶۱

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں احمدی مشن کا قیام

(بقیہ صفحہ ۵)

اسلامی تعلیم کی برتری کے اثبات کیلئے چیلنج

خاکسار نے اخبارات کا مطالعہ ابتدا سے بالتزام جاری رکھا ہوا ہے۔ جس سے ایک تو روزمرہ کی خبروں کا علم ہوتا رہتا ہے۔ جن سے مطلع رہنا ایک مبلغ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ دوسرے روزمرہ کے الفاظ مستعمل پڑھنے سے زبان سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اس بات کا بھی اہتمام دکھا جاتا ہے کہ اسلام کے خلاف کوئی مضمون شائع تو نہیں ہوتا۔

یہاں کے روزنامہ اخبار آبی جان ماتین (Abidjan Matin) یہاں ہی ایک یومیہ ہے جو بکثرت تمام ملک کے علمی طبقہ میں پڑھا جاتا ہے اس کی اشاعت ۱۶ ؍ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں ایک خبر شائع ہوئی۔

اس کے تحت جو خبر تھی وہ صرف یہی تھی کہ پریذیڈنٹ مصر ازہر یونیورسٹی میں علوم جدیدہ رائج کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے دن خاکسار نے جواب لکھا اور ایڈیٹر انچارج جو کہ فرانسیسی ہیں سے جا کر ملا اور انہیں اس طرف توجہ دلائی اور اپنا جواب جو لکھ کر لے گیا تھا اشاعت کے لئے دیا۔ ایڈیٹر موصوف نے وعدہ کیا کہ وہ اس کو شائع کر دے گا۔ چنانچہ خاکسار کا جواب ۲۰ ؍ اکتوبر کی اشاعت میں شائع کیا گیا۔ اس میں خاکسار نے بوجہ اس علم کے جو احمدیت کی برکت سے حاصل شدہ ہے یہ چیلنج دیا کہ کوئی ثابت کر کے تو دکھلائے کہ موجودہ سائنس قرآن مجید کے خلاف ہے بخلاف اس کے یہی ایک مذہب ہے جو کہ مطابق سائنس ہے

غرض اللہ تعالیٰ نے یہ ایک موقعہ بہم پہنچایا کہ اسلامی تعلیم کی برتری کا اظہار کیا جا سکے اور ساتھ ہی اس ذریعہ سے تمام ملک میں علمی طبقہ تک احمدیت کا نام پہنچایا جا سکے۔ فللہ الحمد علی ذالک۔

اخبار الفضل

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اخبار الفضل جسے ہر مشن کو ہفتہ وار بھیجنے کا اہتمام وکالت تبشیر کی طرف سے کیا جاتا ہے ہی ایک واحد ذریعہ ہے جس سے سلسلہ کی تازہ ترین خبروں سے آگاہی حاصل ہوتی رہتی ہے اور جس کے ذریعہ سے بیرونی ممالک میں ایمان تازہ ہوتا ہے۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ جس دن الفضل کی آمد کی انتظار ہوتی ہے۔ اگر اس دن نہ آئے تو کس قدر مایوسی ہوتی ہے۔ غرض اس کی اشاعت کے لئے احباب کو کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ خریداری بڑھانی چاہیئے اور غنی الوسع خود خرید کر پڑھنا چاہیئے۔

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ افراد داخلِ احمدیت ہوئے احباب ان کے استقلال کے لئے اور حقیقی طور پر خادم اسلام بننے کے لئے دعا فرما دیں۔

بالآخر خاکسار تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیابی کے راستے کھول دے اور اس چشمہ سے لوگوں کو سیراب ہونے کی توفیق دے۔ جس سے اس نے ہمیں بہرہ ور کیا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت مخلص جماعتیں قائم ہیں جو اخلاص و قربانی، تنظیم، اسلامی احکام کی پابندی اور خدمتِ دین کی تڑپ کے اعتبار سے نئی قائم ہونیوالی جماعتوں کے لئے قابلِ رشک نمونے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ڈنمارک کی جماعت کو تو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ مغربی ممالک میں سب سے پہلا موصی بھی اسی ملک کا باشندہ ہے اس کے علاوہ بھی وہاں تین اور نومسلم ایسے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے وہاں کے نومسلم احمدیوں میں سے آپ نے ناروے کے طاہر احمد صاحب اور ڈنمارک کے عبدالسلام میڈسن صاحب کے اخلاص، دینی جوش اور جذبۂ ایثار و قربانی کا خاص طور پر ذکر کیا۔ نیز بتایا کہ وہاں کے لوگوں نے ایک عظیم الشان کارنامہ یہ سرانجام دیا ہے کہ انہوں نے اپنی ذاتی کوشش کے نتیجے میں قرآن مجید کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا ہے جس کے پہلے آٹھ پارے طبع ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ باقی پارے بھی اگلے سال کے وسط تک طبع ہو کر منظرِ عام پر آجائیں گے۔ آپ نے کہا اگرچہ مرکز نے بھی بعد میں اس کام کی سرانجام دہی میں مدد کی ہے اور ان کا ہاتھ بٹایا ہے لیکن اس کام کو شروع کرنے اور پھر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اصل سہرا وہاں کی جماعت کے ہی سر ہے آپ نے وہاں کے مبلغ انچارج مکرم سید کمال یوسف صاحب کے اخلاص، نیکی اور جذبۂ خدمت کی بہت تعریف کی اور فرمایا یہ صرف اور صرف ان کی ذاتی نیکی کا ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں نومسلموں کی ایک ایسی مخلص اور فدائی جماعت عطا فرمائی ہے۔

دورانِ تقریر میں آپ نے اُس پریس کانفرنس کی نہایت خوشکن تفصیلات بھی بیان کیں جس سے آپ نے سویڈن میں خطاب فرمایا تھا اور جس کی رپورٹ سکنڈے نیوین ممالک کے ایک سو کے قریب اخبارات میں شائع ہوئی اور اس طرح وہاں اسلام کا خوب زور شور سے چرچا ہوا اور اخباروں میں ایک طویل بحث کا سلسلہ چل نکلا۔ اسی طرح کوپن ہیگن میں مسجد تعمیر کرنے کے فیصلے پر وہاں کے اخبارات میں جلی عنوانوں کے ساتھ خبروں کی اشاعت کے نتیجے میں وہاں اسلام کا خوب چرچا ہوا حتیٰ کہ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھا کہ ڈنمارک کے نومسلموں کے لئے مسجد خود ڈنمارک کے لوگوں اور حکومت کو تعمیر کر کے دینی چاہیئے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہماری تبلیغی مساعی کے جو خوشکن نتائج رونما ہو رہے ہیں وہ ہمارے لئے ایک گونہ تسکین اور خوشی کا موجب ہیں لیکن اصل کام جو ہمارے سامنے ہے اس کے بالمقابل ہماری مساعی کی مثال سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ کے برابر بھی نہیں۔ خدا تو بیشک اپنے وعدے ضرور پورے کرے گا لیکن سوال یہ ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ خدا تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کہ جس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ایک انقلاب رونما ہو جائے اسی وقت ہمیں حاصل ہو گی جب ہم انتہائی جد و جہد سے کام لے کر اس رنگ میں خدمتِ دین کا فریضہ بجا لائیں گے کہ ہماری طرف سے کوئی کسر باقی نہ رہے آپ نے فرمایا اس کے لئے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے نوجوان آگے آئیں جو خدمتِ دین کا فریضہ دیوانہ وار ادا کرنے والے ہوں اگر یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو پھر فضل ہی فضل ہے دیکھتے ہی دیکھتے وہ روحانی انقلاب جو ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے رونما ہو کر اس دنیا کی کایا پلٹ دے گا۔

آپ کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا عزیز مرزا مبارک احمد نے جو حالات بیان کئے ہیں وہ بہت خوشکن ہیں خاص طور پر اپنے اس پہلو کے لحاظ سے کہ یورپ میں مخلص اور فدائی جماعتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ مجھے ہمیشہ سے یہ خیال تھا کہ دفتر والے مرکز میں اپنی جگہ بیٹھے کام کرتے رہتے ہیں اور مبلغین اپنی جگہ بیٹھے اسلام پھیلانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں ان میں اگرچہ خط و کتابت ہوتی رہتی ہے لیکن دونوں ہی ایک دوسرے کے حالات کو پورے طور پر نہیں سمجھتے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ اس قسم کے دوروں کے ذریعہ موقع پر جا کر حالات کا جائزہ لیا جائے اور معلوم کیا جائے کہ مبلغین کی مشکلات کیا ہیں، وہاں کے لوگوں کی مشکلات کیا ہیں اور مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کی راہ میں کیا کیا روکاوٹیں حائل ہیں اور پھر ان سب مشکلات کا صحیح حل معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔ سو مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پہلا دورہ کامیاب رہا ہے اور اس کے خاطر خواہ نتائج نکلے ہیں۔ اب میں مجلس تحریک جدید کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کو مدِ نظر رکھے کہ مرزا مبارک احمد صاحب ایک دورہ سیلون۔ ملایا۔ برما اور انڈونیشیا کی طرف کریں۔ اور ایک دورہ افریقہ کے ممالک کا کریں تاکہ وہ تمام دنیا کے صحیح حالات سے واقف ہو کر اور صحیح معلومات کے نچوڑ کو کام میں لا کر تبلیغ اسلام کی باگیں ہاتھ میں لیں، اور خدا کی رتھ کو آگے سے آگے چلا سکیں۔

ان بیش قیمت صدارتی ارشادات کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

درخواستِ دعا

برادرم عزیزم سعید احمد صاحب مرزا مغربی جرمنی میں مکینیکل انجنیئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا ماہ دسمبر میں ششماہی امتحان ہو رہا ہے احباب جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عزیزم کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد مرزا نیلا گنبد لاہور)

ولادت

عزیزم مرزا النفیس احمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب مرحوم رئیس قادیان کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اہلیہ مرزا گل محمد صاحب مرحوم سرگودہا)

دعوتِ ولیمہ

مؤرخہ ۱۶ر نومبر کو مکرم خان میر صاحب افغان نے اپنے بیٹے مکرم رحمت اللہ خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے شرکت فرمائی۔ مکرم رحمت اللہ خانصاحب کا نکاح سیدہ رفیعہ سلطانہ صاحبہ بنت صفدر علی شاہ صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر میانوالی کے ساتھ طے پایا تھا اور مورخہ ۱۲ر نومبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴